دیکھنا کہیں گھر ٹوٹ نہ جائے

مؤلف : فضیلۃ الشیخ علی عبد العال الطھطاوی

ترجمہ : فضیلۃ الشیخ عبد السمیع آثر بن ابی البرکات احمد

الکریمہ
ALKARIMIA

جملہ حقوق برائے اشاعت محفوظ ہیں

المکتبۃ الکریمیہ

قرآن و سنت کی اشاعت کا عظیم ادارہ

گوجرانوالہ : گلی نمبر ۲۸ وی بلاک پیپلز کالونی گوجرانوالہ فون 271665 فیکس 271651

لاہور : لاہور فون 6365526

6- عظیم مینشن ماڈل پارک نزد کشمیر چوک لاہور فون 6364210

e-mail: alkarimiaa@hotmail.com

www.islamhouse.com

دیکھنا کہیں گھر ٹوٹ نہ جائے

قرآن وحدیث کی روشنی میں

مؤلف: فضیلۃ الشیخ علی عبدالعال الطہطاوی

ترجمہ: فضیلۃ الشیخ عبدالحکیم آثر بن ابی البرکات احمد

المکتبۃ الکریمیہ

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست

عرض ناشر ۶
ابتدائیہ ۷
مقدمۃ المؤلف ۹
شادی ۱۳
بیوی کا انتخاب ۱۶
نکاح کے مقاصد ۱۹
حسن و جمال کی اہمیت ۱۹
باکرہ (کنواری) ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) سے بہتر ۲۰
زوجین کے درمیان رنجش ۲۱
حقوق زوجیت ۲۲
زوجین کے مشترکہ حقوق ۲۳
مشترکہ حقوق کا ایک اور انداز ۲۳
عورت کے متعلق اہم وصیت ۲۵
بیوی کے حقوق ۲۸
بیوی کے ساتھ حسن سلوک ۳۲
ازدواجی مشکلات کے اسباب ۳۳
گناہوں کی آفات ۳۵
کچھ اسباب عورتوں کی طرف سے ۳۶
ایک اہم فتویٰ ۳۷
باوقار اور نرم خو شوہر ۳۹
شوہر کا بیوی کے لیے زینت اختیار کرنا ۴۱
شوہر کا بیوی کو طلاق کی دھمکی دینا ۴۲
شوہر سفر کو نہ جائے ۴۲
شوہر کے لیے اہم نصیحتیں ۴۳
اسلامی گھرانے کا خاکہ ۴۶
آخری بات ۴۷

عرض ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ !

کون نہیں چاہتا کہ میری گھریلو زندگی اور ازدواجی زندگی سعادت والی، خوشگوار اور پُرسکون ہو تو آیئے زیرِ نظر کتاب "دیکھنا! کہیں گھر ٹوٹ نہ جائے" کو پڑھیے اور افراط وتفریط والی زندگی کو پُرسکون بنایئے۔ اس رسالے کو فضیلۃ الشیخ علی عبد العال الطھطاوی حفظہ نے تالیف کیا ہے اور محترم عبد السمیع آثم حفظہ نے خلوص، محنت اور لگن سے اس کا اردو ترجمہ کیا ہے اللہ کریم ان کے علم وعمل میں برکت فرمائے۔ آمین۔

اس رسالے کے مطالعے سے خاوند اور بیوی دونوں کو کتاب وسنت کے مطابق نہ صرف اپنی تربیت کا موقع میسر آئے گا۔ بلکہ خوشگوار اور پرسکون زندگی گذارنے کا ڈھنگ آئے گا۔ ان شاء اللہ

المکتبة الکریمیة نے اس رسالے کو مسلمان مرد، خواتین کی تعلیم تربیت کے لیے شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے، اللہ کریم سے استدعا والتجاء ہے کہ وہ ہماری اس کاوش کو قبول فرما کر دنیا وآخرت میں کامیابی وکامرانی کا باعث بنادے۔ آخر میں دعا گو ہوں کہ اللہ کریم ان تمام احباب کو اجر وثواب سے نوازے جنھوں نے اس کوشش کو کرنے میں تعاون فرمایا ہے۔

دعاؤں کا طالب

محمد مسعود لون، ایڈووکیٹ،

مدیر المکتبة الکریمیه

ابتدائیہ

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

آج ہمارے معاشرے میں اکثر لوگ تمام امور میں افراط و تفریط کا شکار ہیں معاملات میں اعتدال اور میانہ روی نہیں اور اس کی بنیادی وجہ دین سے دوری اور قرآن وسنت سے ناآشنائی ہے۔

گھریلو اور ازدواجی زندگی میں بھی یہی کیفیت ہے بعض لوگ بیوی کو حد سے زیادہ مقام دے کر قوامیت اور سربراہی سے ہی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور ان کے اختیار میں گھر کا کوئی معاملہ نہیں رہتا اور دوسری طرف کئی لوگ بیوی کو گھر کی خادمہ سے بھی کم تر درجہ دیتے ہیں ہر وقت غصہ گری، گالی گلوچ، مار کٹائی اور لعن طعن کا بازار گرم رکھتے ہیں، بیوی کو وقت ہی نہیں دیتے، گھر سے باہر راتیں گذارتے اور یاروں دوستوں میں وقت ضائع کرتے ہیں بیوی کو وہ مقام نہیں دیتے جو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور گھر کے کام کاج میں بیوی کا ہاتھ بٹانا کبیرہ گناہ سمجھتے ہیں۔

اور افراط و تفریط کی ان دونوں شکلوں میں گھر کا سکون غارت ہو جاتا ہے اور افراد خانہ میں محبت والفت مفقود ہو جاتی ہے۔

دین اسلام میں بیوی کا اصل مقام کیا ہے؟ قرآن وسنت میں پوری رہنمائی موجود ہے، فضیلۃ الشیخ علی عبد العال الطھطاوی نے اسی عنوان پر ایک کتابچہ

"کَیْفَ تُسْعِدُ زَوْجَتَکَ" تحریر فرمایا ہے۔ یہ کتاب "ٹھہریے کہیں گھر ٹوٹ نہ جائے" اسی کا اردو ترجمہ آپ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مصنف و مترجم اور شائع کرنے والے ادارے "**المكتبة الكريمية**" کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس عمل کو قبولیت بخشے اور تمام اہل اسلام کو کماحقہٗ اتباع شریعت کی توفیق بخشے۔ آمین

ابو طلحہ عبد السمیع آثم بن ابی البرکات احمد

۲۰ ذوالحجہ ۱٤۲۲ھ

مقدمة المؤلف

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِينُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ وَ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ .

اما بعد! تمام تعریفیں اس ذات بابرکات کے لیے جس نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَ مِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَ جَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً ﴾ [الروم: ۲۱]

"اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہارے نفسوں سے بیویاں پیدا فرمائی ہیں تاکہ تم ان سے سکون پکڑو، اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھی ہے۔"

اور درود وسلام اس شخصیت گرامی پہ جس نے ارشاد فرمایا:

« خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَ أَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي » [ترمذی]

"تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو اور میں تم سب سے بڑھ کر اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہوں۔"

میرے فاضل بھائی! یقیناً آج کے اس دور میں لوگوں کی زندگی میں غور وفکر کرنے والا پریشان اور غمگین ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس لیے کہ آج نافرمانیوں، گناہوں اور برائیوں کا عروج ہے۔ حتی کہ بعض لوگوں کے نزدیک مفاہیم و

مطالب ہی بدل گئے ہیں، برائی نیکی بن گئی ہے اور نیکی بدی شمار کی جا رہی ہے۔ مائیں اور تہذیبیں ہی بدل گئی ہیں اور لوگ مغربی کافر معاشرے کی جعلی ترقی سے متاثر ہو کر ان کے جال میں پھنس گئے ہیں اور گندی غیر اخلاقی فلموں نے خیانت کو محبت بنا دیا ہے اور شریعت میں سستی اور بے دینی کو آزادی کے روپ میں ظاہر کیا ہے اور شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری اور قرب کو رجعت پسندی اور قید بنا دیا ہے اور شوہر کی بیوی کے ساتھ مفاہمت کو کمزوری اور رسوائی کا نام دیا ہے جس کے نتیجے میں مصائب و مشکلات کی بھرمار ہو گئی ہے۔

اور بعض مسلمانوں کی زندگی مکدر اور پریشان ہو گئی ہے اسی بے دینی اور مغربی تہذیب کی نقالی کا نتیجہ ہے: کہ

- بیوی شوہر کا حق ادا نہیں کرتی......!
- شوہر بیوی کے حق میں کوتاہی کرتا ہے اور ظلم کرتا ہے......!
- اولاد ماں، باپ کی نافرمان ہے......!
- ماں باپ اولاد کی تربیت میں غفلت کا شکار ہیں......!

اور ان ساری چیزوں کا مرجع یہ ہے کہ لوگ اپنے رب کے احکامات سے دور ہو گئے ہیں۔

بہر حال بندہ نے صحیح اسلامی گھرانہ (جو تینوں ارکان [1] کے باہمی حقوق کی پاسداری پر مشتمل ہو) کی تعمیر میں حصہ ڈالنے کی غرض سے یہ کتابچہ تحریر کیا ہے:

---

[1] تینوں ارکان سے مراد میاں، بیوی اور اولاد ہے۔

"أخي كيف تسعد زوجتك"

اس کتابچہ کی تصنیف کے اسباب میں مندرجہ ذیل باتیں بھی شامل ہیں۔ طلاق کا عام ہو جانا، ازدواجی مسائل کی کثرت، میاں بیوی کا ایک دوسرے کے حق میں کوتاہی کرنا، بعض شوہروں کا اپنی بیویوں کی بے انتہاء اہانت (رسوائی) کرنا، حتی کہ بعض مرد حضرات (اللہ انہیں ہدایت دے) اپنی بیویوں کے حقوق ادا ہی نہیں کرتے، اور نہ ہی ان کا حال پوچھتے ہیں، اور نہ ہی ان کی پرواہ کرتے ہیں اور نہ ہی انہیں خوشی غمی کے امور میں شریک کرتے ہیں، بلکہ اپنی بیوی اور بچوں میں زندگی بسر کرنے کی بجائے بُرے دوستوں میں رات گذارنے اور سیر وسیاحت کے لیے نکلنے کو مقدم سمجھتے ہیں۔

پس ایسے لوگ اپنی بیویوں کو ہم وغم، شقاوت وحزن اور پریشانی میں دھکیل دیتے ہیں، اور اس عمدہ پھول کی روح نکال چھوڑتے ہیں، اور اسے ایسے حال میں چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ ہر وقت کرب وتکلیف کو ہی گھونٹ لیتی ہے پس ایسے لوگوں کے لیے خصوصاً یہ کتابچہ تیار کیا گیا ہے۔

اور میں کہتا ہوں:

عورت انتہائی کمزور، شفقت کرنے والی اور نازک صنف ہے وہ آپ کی بلند آواز اور پھولی رگوں کی محتاج ہی نہیں وہ تو مسکین ہے اور ہر وقت آپ کی حاجتمند ہے اور اس کی حاجت آپ کی شفقت نرمی مسکراہٹ اور سچی محبت ہے، وہ خالص توجہ اور سچی خیر خواہی کی طالب ہے اور حکمت و دانائی پر مبنی دعوت اور

صحیح اسلوب کی خواہشمند ہے آخر وہ آپ کے بچوں کی ماں اور مربیہ ہے اور بچوں کے لیے اصل مدرسہ وہی ہے جس طرح کہنے والے نے کہا ہے:

⊛ ''ماں مدرسہ ہے جب تو اسے تیار کرے گا تو تو عمدہ رگوں والا معاشرہ تیار کرے گا۔

⊛ ماں باغ ہے، اگر تو اس کی سیرابی وغیرہ سے نگرانی اور دیکھ بھال کرے گا تو وہ باغ بہت زیادہ پھل پھول اور پتے دے گا۔

⊛ ماں استاذ الاساتذہ ہے جس کے اثرات آفاق کائنات میں پھیلے ہوئے ہیں۔

اور میرا یہ کتابچہ ہر اس شخص کے لیے ہے جو نیک بخت، خوشگوار اور پرسکون زندگی کا خواہشمند ہے۔

اور اس کے لیے ہے جو اپنی ازدواجی زندگی کو جنت کا سیدھا راستہ بنانا چاہتا ہے۔

اور جو اپنے گھر کو صرف قولاً (زبانی کلامی) نہیں بلکہ فعلاً (حقیقۃً) پرسکون گھر بنانا چاہتا ہے۔

اور جو اپنے گھر کو ازدواجی سعادت کے لیے مثال اور نیک اولاد بنانے کے لیے مدرسہ بنانا چاہتا ہے۔

اور جو اپنے گھر کو دعوت الی اللہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا منبع و مرکز بنانا چاہتا ہے۔

......پس ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی بیویوں کے ساتھ اچھا اخلاق اپنائیں اور

انہیں وہ حقوق پورے اخلاص کے ساتھ دیں جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر واجب کیے ہیں۔

میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہمیں اور آپ کو دنیا وآخرت میں سعادت عطا فرمائے وہی توفیق دینے والا ہے۔

وَصَلَّى اللهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ .

كتبه

على احمد عبد العال الطهطاوى

رئيس جمعية اهل القرآن والسنة

نکاح (شادی)

زوجیت (جوڑا ہونا) اللہ تعالیٰ کے قوانین فطرت میں سے ہے ، جو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق وکائنات میں اختیار فرمائے ہیں ، اور قوانین فطرت میں سے زوجیت ایک ایسا عام ضابطہ وطریقہ ہے جس سے کوئی جہان خالی نہیں ، خواہ انسانوں کا جہان ہو یا حیوانات اور نباتات کا جہان ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ ﴾[الذاريات:۴۹]

''اور ہر چیز سے ہم نے جوڑے بنائے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔''

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ سُبْحَانَ الَّذِيْ خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ وَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ مِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾[يس:۳۶]

''پاک ہے وہ ذات جس نے تمام جوڑے پیدا فرمائے اس سے جو زمین اُگاتی ہے اور لوگوں کے اپنے نفسوں سے اور اس سے بھی جو لوگ نہیں جانتے۔''

زوجیت وہ اسلوب ہے جو اللہ تعالیٰ نے توالد وتناسل (نسل چلانے) کے لیے اور زندگی جاری رکھنے کے لیے اختیار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میاں اور بیوی میں سے ہر ایک کو ایسے انداز میں پیدا فرمایا ہے اور تیار کیا ہے کہ دونوں اس مقصد (توالد و تناسل) کو پورا کرنے کے لیے مصروف عمل ہیں ، ارشاد

باری تعالیٰ ہے:

﴿ یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی ...... ﴾ [حجرات:۱۳]

''اے لوگو ہم نے تمہیں مذکر و مؤنث سے پیدا کیا ہے۔''

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّ خَلَقَ مِنْہَا زَوْجَہَا وَ بَثَّ مِنْہُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّ نِسَآءً ...... ﴾ [النساء:۱]

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا فرمایا ہے۔ اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کیا، اور ان دونوں سے بہت سارے مردوں اور عورتوں کو پھیلا دیا۔''

اور اللہ تعالیٰ نے یہ پسند نہیں فرمایا کہ انسان بھی دوسری مخلوقات کی طرح ہو اور اس کا سلسلہ تناسل آوارہ ہو، اور بے ضابطہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے شاندار وقار کو ملحوظ رکھتے ہوئے نظام وضع فرمایا ہے اور کیونکہ انسان اس لائق ہے کہ اس کے شرف و مرتبے کو محفوظ رکھا جائے اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کے باہمی ملاپ کو انتہائی باعزت اور باوقار بنایا ہے جس کی بنیاد باہمی رضا مندی اور ایجاب و قبول پر ہے، اور پھر علی الاعلان ہونا اور گواہوں کی موجودگی بھی ضروری قرار دی ہے تاکہ یہ بات واضح ہو جائے کہ فلاں مرد فلاں عورت کے ساتھ متزوج (نکاح کیے ہوئے) ہے اور یہ دونوں اب ایک دوسرے کے لیے ہو گئے ہیں اس طریقے سے اللہ تعالیٰ نے نسل انسانی کو پرامن طریقہ دیا ہے اور اسے ضائع ہونے سے بچا لیا ہے اور عورت کو اس (ذلت و رسوائی) سے بچا لیا ہے کہ وہ ہر چرنے والے اور منہ مارنے والے کے لیے مباح اور حلال ہو اور

پھر خاندان (آل اولاد) کے سر پر ماں کی محبت اور باپ کی شفقت کو نگران بنا دیا ہے پس اس محفوظ قلعے میں انسان اچھی پرورش پاتا ہے اور خاندان کا پھل صحیح طور پر پکتا ہے۔ اور یہی خاندانی نظام (جس کی بنیاد شرعی نکاح پر ہے) اللہ تعالی نے پسند فرمایا ہے۔ اور اسی پر اسلام کو باقی رکھا ہے اور باقی سارے نظام باطل قرار دے کر گرا دیے ہیں۔ [فقہ السنہ ج۲ ص۸]

بیوی کا انتخاب

بیوی شوہر کے لیے سکون، کھیتی اور شریک حیات ہے اور اس کے گھر کی مالکہ اور بچوں کی ماں ہے اور دل کی ٹھنڈک اور راز دانی کی جگہ ہے۔

بیوی خاندان اور گھرانے کا اہم ترین رکن ہے اور بچوں کی بہترین مربیہ ہے اسی سے بچے بہت ساری خوبیاں اور صفات اخذ کرتے ہیں، اور اس کی گود میں بچے کی عادات پرورش پاتی ہیں اور اس کی صلاحیتیں بولیاں اور خصلتیں بچہ حاصل کرتا ہے اور اسی کے دین پر قائم ہوتا ہے اور اسی سے معاشرتی و اجتماعی طور طریقے اخذ کرتا ہے۔

اسی لیے اسلام نے نیک بیوی چننے پر بڑا زور دیا ہے اور اسے دنیا کا بہترین مال و متاع قرار دیا ہے جس کی تلاش اور حرص آدمی کے دل میں ہونی چاہیے۔

اور سب سے مقدم چیز جسے ملحوظ رکھنا سب سے بڑھ کر ضروری ہے وہ دین کی پابندی، فضائل کی مواظبت (ہمیشگی)، شوہر کے حقوق کی پاسداری اور اولاد کی صحیح نگہداشت ہے۔

اور اس کے علاوہ جو دنیا کی چمک دمک وغیرہ ہے اس سے اسلام نے سخت منع کیا ہے جب وہ خیر، فضل اور دین سے خالی ہو۔

یوں اکثر لوگ بہت زیادہ مال، کمال درجے کا حسن لمبا چوڑا جاہ و جلال یا اعلیٰ نسب دیکھتے ہیں اور کمالِ نفس اور حسنِ تربیت کو نہیں دیکھتے اسی لیے شادی کا ثمرہ اور پھل کڑوا ہو جاتا ہے اور خطرناک نتائج نکلتے ہیں۔

جبکہ صحیح بات یہ ہے کہ شادی کا اولین مقصد دنیا کے مال و متاع اور حسن و جمال کا حصول ہونا ہی نہیں چاہیے، کیونکہ یہ چیزیں انسان کی شان کو بلند نہیں کرتیں بلکہ ضروری تو یہ ہے کہ سب سے پہلے دین وافر ہو۔ کیونکہ دین ہی عقل اور ضمیر کی اصل ہدایت ہے۔

پھر باقی خواہشات نفس اور مرغوبات قلب اس کے بعد ہیں جن کی طرف انسان کی طبع اور نفس مائل ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا، وَلِجَمَالِهَا، وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ» [1]

”عورت سے چار چیزوں کی بناء پر نکاح کیا جاتا ہے، مال، حسب، جمال اور دین کی وجہ سے، پس تو دین والی عورت پانے میں کامیاب ہو۔ تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔“

اور آپ ﷺ نے نیک عورت کی تعریف اور پہچان کرواتے ہوئے فرمایا:

«خَيْرُ النِّسَاءِ مَنْ إِذَا نَظَرْتَ إِلَيْهَا سَرَّتْكَ وَإِذَا أَمَرْتَهَا أَطَاعَتْكَ وَإِذَا أَقْسَمْتَ عَلَيْهَا أَبَرَّتْكَ وَإِذَا غِبْتَ عَنْهَا حَفِظَتْكَ فِي نَفْسِهَا وَمَالِكَ»

[سنن النسائي]

---

[1] صحيح البخاري، كتاب النكاح، رقم الحديث: ٥٠٩٠

''بہترین عورت وہ ہے جسے تو جب دیکھے تجھے خوش کر دے، اور جب تو اسے حکم دے تیری اطاعت کرے، اور جب تو اسے قسم ڈالے اسے پورا کر دے اور جب تو اس سے غائب ہو وہ تیری عدم موجودگی میں اپنے نفس اور تیرے مال کی حفاظت کرے۔''

اور وہ امتیازی خوبیاں جو اس عورت میں ہونی چاہئیں (جس سے آدمی نکاح کرنا چاہتا ہو) وہ یہ ہیں کہ عورت ایسے اچھے گھرانے سے ہو جو گھرانہ اعتدال مزاج اور اطمینان اعصاب سے متصف اور نفسانی کجیوں سے دوری کے ساتھ معروف ہو پس ایسی عورت بہت لائق ہے اپنی اولاد پر شفقت کرنے والی اور اپنے شوہر کے حق کی پاسداری کرنے والی ہوگی۔

رسول اللہ ﷺ نے ام ھانی رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام نکاح بھیجا تو اس نے معذرت کر لی کہ میں بہت بچوں والی ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ ، أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَ أَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ » ❶

''اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں سے بہترین عورتیں قریش کی اچھی عورتیں ہیں جو اپنے بچے پر اس کی بچپن میں بہت شفقت کرنے والی، اور اپنے شوہر کے مالی معاملے میں بہت رعایت رکھنے والی ہیں۔''

اور اچھی اصل (نسبی جڑ) سے اچھی شاخیں ہی نکلتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَلنَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ

❶ [صحیح البخاری، کتاب النکاح، رقم الحدیث: ۵۰۸۲ و صحیح مسلم کتاب الفضائل، رقم الحدیث: ۶۴۶۰]

فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا)) ❶

''لوگ کانیں ہیں، سونے اور چاندی کی کانوں کی طرح، ان میں سے جو جاہلیت میں بہتر ہیں وہی اسلام میں بہتر ہیں جب وہ دین کی سمجھ حاصل کرلیں۔''

شادی کے مقاصد

شادی کے مقاصد میں بہت بڑا مقصد اچھی اولاد تیار کرنا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ عورت منجبہ (اچھے بچے جننے والی اوران کی صحیح دیکھ بھال کرنے والی) ہو اوراس بات کا اندازہ اس کے بدن کی صحت وسلامتی سے کیا جاسکتا ہے اوراسی طرح اس کی بہنوں، پھوپھیوں اور خالاؤں سے بھی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

حسن وجمال کی حیثیت

انسان طبعی طور پر حسن و جمال کو پسند کرتا ہے اور جب کوئی خوبصورت چیز اس سے دور ہو اسے محسوس ہوتا ہے کہ اس کی کوئی چیز گم ہوگئی ہے۔ جب وہ اسے پالیتا ہے تو اس کے دل کو قرار اور سکون حاصل ہوتا ہے اسی لیے اسلام نے بیوی کے انتخاب میں حسن و جمال کو بالکل ساقط نہیں کیا۔ صحیح حدیث میں ہے:

((إِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ......)) ❷

''اللہ تعالیٰ بڑے جمال والا ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔''

اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے منگنی کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

---

❶ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، الآداب، رقم الحديث: ٦٧٠٩

❷ صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم الحديث: ٢٦٥

نے فرمایا:

«اِذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا» ❶

"جاؤ اسے دیکھ کر آؤ، یقیناً اس بات کا باعث ہوگا کہ تمہارے درمیان ہمیشہ کی محبت اور اچھی زندگی قائم ہو۔"

اسی طرح ایک شخص نے انصار کی ایک عورت سے منگنی کی تو آپ ﷺ نے اس کی ہمدردی کرتے ہوئے فرمایا:

«اُنْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا» ❷

"اسے دیکھ لے، کیونکہ بعض انصار کی آنکھوں میں کچھ چیز ہے۔"

ان احادیث میں جو آپ ﷺ نے مخطوبہ (منگیتر) کو دیکھنے کا حکم دیا ہے وہ اسی لیے ہے کہ اگر شکل وصورت میں ناپسندیدگی ہو تو قبل از نکاح ہی معاملہ رفع دفع ہو جائے۔ مستقبل خراب نہ ہو۔ اس لیے مذکورہ خوبیوں کے ساتھ ساتھ حسن و جمال کے ملحوظ رکھنا بھی بہت ضروری ہے۔

باکرہ (کنواری) ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) سے بہتر ہے

بہتر یہی ہے کہ کنواری عورت سے نکاح کیا جائے، کیونکہ کنواری عورت سادہ مزاج ہوتی ہے اسے پہلے مردوں سے واسطہ نہیں پڑا ہوتا اس لیے کنواری عورت سے نکاح کرنا نکاح کی گرہ کو تقویت پہنچانے کا سبب ہے۔ اور اس کی اپنے شوہر سے محبت دل کی گہرائیوں سے ہوگی، محاورہ ہے: "اصل محبت محبوب اوّل سے ہی ہوتی ہے۔"

---

❶ مشكوة المصابيح، كتاب النكاح، رقم الحديث: ٣١٠٧

❷ صحيح مسلم كتاب النكاح، رقم الحديث: ٣٤٨٥

جب حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے ایک ثیبہ عورت سے نکاح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«هَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَ تُلَاعِبُكَ» ❶

''کنواری عورت سے نکاح کیوں نہیں کیا؟ تو اس سے کھیلتا وہ تجھ سے کھیلتی۔''

تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میرے والد محترم چھوٹی بچیاں چھوڑ کے دنیا سے گئے ہیں اور ان چھوٹی بچیوں کو نگران اور دیکھ بھال کرنے والی عورت کی ضرورت ہے اور ثیبہ عورت اس سلسلے میں کنواری سے زیادہ مناسب ہے۔ کیونکہ کنواری کو امور خانہ کا تجربہ نہیں ہوتا۔

الغرض آپ ﷺ کے ارشاد سے معلوم ہوا کہ حتی الامکان کنواری عورت سے نکاح کرنا چاہیے۔

میاں بیوی کے درمیان تقارب

رشتہ ازدواج میں جن چیزوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے ان میں ایک چیز میاں بیوی کا عمر، معاشرتی حیثیت اور اقتصادی معیار میں ایک دوسرے کے قریب ہونا ہے کیونکہ یہ قرب معاشرتی زندگی کے دوام اور الفت ومحبت کی بقاء میں بہت معاون ہے۔

یہ ان بعض امور میں سے ہے جن کی طرف شریعت نے رہنمائی کی ہے تاکہ نکاح کے خواہش مند ان امور کو مشعل راہ بنائیں۔

اگر ہم ان امور کو انتخاب زوج کے وقت ملحوظ رکھیں تو یہ گھروں کو جنت نظیر

❶ صحيح البخاري، كتاب النكاح، رقم الحديث: ٥٠٧٩، وصحيح مسلم، كتاب النكاح، ٣٦٣٨

بنانے کا مضبوط ذریعہ ہے اور ایسے گھروں میں چھوٹے بچے بھی اچھی نشوونما پاتے ہیں اور شوہر بھی ایسی بیوی کی رفاقت میں سعادتمندی پاتا ہے اور ماں'' زندگی'' کے لیے نیک بیٹے تیار کرتی ہے، جن کے ساتھ امتیں اچھی اور پاکیزہ زندگی پاتی ہیں۔ [فقہ السنہ]

ازدواجی حقوق

جب عقد صحیح نافذ ہو (یعنی صحیح نکاح ہو) تو اس پر آثار مرتب ہوتے ہیں اور اس کے تقاضے سے حقوقِ زوجیت واجب ہوتے ہیں اور یہ حقوق تین اقسام میں تقسیم ہوتے ہیں۔

① وہ حقوق جو بیوی کے لیے شوہر پر واجب ہیں۔
② وہ حقوق جو شوہر کے لیے بیوی پر واجب ہیں۔
③ وہ حقوق جو دونوں کے درمیان مشترکہ ہیں۔

اگر میاں بیوی دونوں اپنے اپنے فرائض کو ملحوظ رکھیں اور اپنی مسئولیت کو اچھی طرح نبھائیں تو یہ اطمینان قلب اور زندگی کی خوشگواری کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اور اس سے ازدواجی سعادت کی تکمیل ہوتی ہے۔ اور اگلی سطور میں ہم بعض حقوق کا تذکرہ کرتے ہیں۔

میاں بیوی کے درمیان مشترکہ حقوق

1 ازدواجی زندگی: میاں بیوی کے درمیان مشترکہ ہے، دونوں ایک دوسرے سے فائدہ اٹھانے میں برابر ہیں۔

جو کچھ شوہر کے لیے بیوی سے حلال ہے وہ سب کچھ بیوی کے لیے شوہر

سے حلال ہے یعنی دونوں نفسانی خواہش کے میدان میں ایک دوسرے سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور دونوں کے لیے اس معاملے میں مشارکت ضروری ہے، کیونکہ یہ ایک ایسا عمل ہے جو یکطرفہ ہو ہی نہیں سکتا۔

۲ سسرالی حرمت: یہ بھی مشترکہ ہے۔ جس طرح زوجہ اپنے شوہر کے باپ دادا اور بیٹوں پوتوں کے لیے حرام ہو جاتی ہے، اسی طرح شوہر اپنی بیوی کی ماں اور بیٹیوں، پوتیوں، نواسیوں وغیرہ پر حرام ہو جاتا ہے۔

۳ رشتۂ توارث: یہ بھی مشترکہ ہے، عقدِ نکاح سے میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث بن جاتے ہیں عقدِ نکاح کے بعد زوجین میں سے اگر کوئی وفات پا جائے تو دوسرا اس کا وارث ہوگا، خواہ رخصتی نہ بھی ہوئی ہو۔

۴ نسب ثابت ہونا۔ (یعنی نسبی رشتہ داری کا ثابت ہونا)

۵ معروف انداز میں باہمی معاشرت: میاں بیوی دونوں کے لیے ضروری ہے کہ آپس میں اچھے طریقے سے زندگی بسر کریں، تاکہ ان پر سلامتی اور موافقت کا سایہ ہو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ﴾ [النساء: ۱۹]

''اور ان کے ساتھ معروف طریقے سے زندگی بسر کرو۔''

مشترکہ حقوق کا ایک اور انداز

① بیہودہ باتوں اور غیر مقصود خطاؤں سے نظر پھیرنا۔

② خوشی غمی میں حقیقی طور پر شریک ہونا۔

③ ایک دوسرے کی صحیح خیر خواہی کرنا۔

④ ایک دوسرے کی برائی لوگوں میں بیان نہ کرنا اور راز پوشیدہ رکھنا۔
⑤ آپس میں ایسی زندگی گذارنا جو ایک دوسرے کی پاکدامنی کی ضامن ہو۔
⑥ دونوں کا ایک دوسرے کے لیے زیب و زینت اختیار کرنا۔
⑦ ایک دوسرے کا احترام کرنا اور قدر و منزلت کو پہچاننا۔
⑧ اولاد کی مل جل کر صحیح اسلامی تربیت کرنا۔

میاں بیوی دونوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ بیٹوں کی عموماً اور بیٹیوں کی خصوصاً تربیت کا اہتمام کریں امام الانبیاء ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَ هُوَ كَهَاتَيْنِ» [1]

”جس نے دو بچیوں کی صحیح پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں وہ اور میں قیامت کے دن ان دو انگلیوں کی طرح اکٹھے ہوں گے۔“ (اور آپ ﷺ نے انگلیاں جوڑ کر دکھائیں)

فائدہ......:

اس لیے بچیوں کو تربیت میں مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے:

- بچیوں کو (چھوٹی عمر میں ہی) شرم و حیاء، پردے اور حجاب کی عادت ڈالنا۔
- انہیں چھوٹے کپڑے پہننے سے روکنا اور خبردار کرنا۔
- ان کی فراغت کو اسلامی دینی اور سلفی کیسٹوں اور کتابوں کے ساتھ مشغول کرنا۔
- لہو و لعب اور گانے بجانے کے آلات سے بچانا۔
- غیر اخلاقی ہفت روزوں، اخباروں اور ماہناموں سے بچانا۔ جن میں کھیل، فیشن، بے پردگی اور کھلاڑیوں وغیرہ کو فروغ دیا جاتا ہے۔

---

[1] صحيح مسلم كتاب البر والصلة والآداب رقم الحديث: ٦٦٩٥

عورتوں کے متعلق اللہ اور اسکے رسولؐ کی وصیت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ﴾ [النساء: ۱۹]

''اور ان کے ساتھ معروف انداز میں زندگی بسر کرو۔''

امام الانبیاء ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ أَعْوَجَ ، وَ إِنَّ أَعْوَجَ مَا فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ ، وَ إِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ ، فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ» ❶

''عورتوں کے متعلق اچھی وصیت قبول کرو، یقیناً عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی میں سب سے ٹیڑھا حصہ اوپر والا ہوتا ہے اگر آپ اسے سیدھا کرنا چاہیں گے تو توڑ بیٹھیں گے اور اگر آپ اسے چھوڑ دیں گے تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی پس عورتوں کے متعلق (اچھی) وصیت لے لو۔''

اور دوسری روایت میں ہے

«إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيْمَ عَلَى طَرِيْقَةٍ ، فَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَ فِيْهَا عِوَجٌ وَ إِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا وَ كَسْرُهَا طَلَاقُهَا» ❷

''یقیناً عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے، کسی طریقے سے بھی سیدھی نہیں ہو سکتی اگر تو اس سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے تو اس کے ٹیڑھے پن کے ساتھ ہی فائدہ

---

❶ صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، رقم الحدیث ۳۳۳۱، و صحیح مسلم، کتاب النکاح، رقم الحدیث: ۳۶۴۴

❷ صحیح مسلم، کتاب الرضاع، رقم الحدیث: ۳۶۴۳

اٹھا، اگر تو اسے سیدھا کرنا چاہے گا تو اسے توڑ بیٹھے گا اور توڑنے کا مطلب طلاق ہے۔"

یہ حقیقت ہے کہ ہم اکثر ایسے مردوں کے واقعات سنتے رہتے ہیں جو اپنی بیویوں سے اتنا برا سلوک کرتے ہیں گویا کہ وہ ایک ظالم سردار کی لونڈیاں ہیں، اور وہ بیویوں کو طرح طرح کے انداز میں مارتے پیٹتے ہیں، بسا اوقات چہرے پر بھی ضرب لگاتے ہیں اور ان ساری باتوں کے نتیجے میں وہ گھر کو ناقابل برداشت جہنم بنا لیتے ہیں۔[نحو اسرة مسلمة]

لیکن نیک اور صالح مرد قطعاً ایسی عادات بد نہیں رکھتے، اسلام نے بیوی کے ساتھ ایسی بدسلوکی سے منع کیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے اپنے آخری ایام میں جو آخری وصیتیں فرمائیں ان میں یہ ارشاد فرمایا:

« أَلَا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا » ❶

"خبردار! عورتوں کے متعلق بھلائی کی وصیت قبول کرو۔"

میرے مسلمان بھائی!

میں آپ کو اپنی بیوی کے ساتھ نرمی اور حسن سلوک کی نصیحت کرتا ہوں اور اس کے مقام و مرتبے کا احترام کرنے کی تلقین کرتا ہوں خصوصاً اس کی اولاد کے سامنے اس کے وقار کو ضرور ملحوظ رکھو، کیونکہ اس کی شخصیت کو کمزور کرنے میں بڑی خطرناکیاں اور خرابیاں ہیں، ارشاد نبوی ہے:

« إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ » ❷

---

❶ صحيح بخاري، كتاب النكاح، رقم الحديث: ٥١٨٤

❷ مشكوة المصابيح، كتاب النكاح، رقم الحديث: ٣٢٦٣

''یقیناً مؤمنوں میں سے ایمان میں کامل وہ لوگ ہیں جو اخلاق میں اچھے اور گھر والوں پر نرمی کرنے والے ہیں۔''

میرے مسلمان بھائی!

اس جہان میں کمال ڈھونڈنا چھوڑ دو، ہاں تقابل کرکے بہتر کی تلاش کرو، کیا کبھی اپنے نفس کے متعلق غور کیا ہے؟ کیا آپ کامل ہیں؟ آپ ہر طرح کے عیوب سے پاک ہیں؟؟؟

حق بات یہ ہے کہ ہم سب چھلنی کے نیچے ہیں، دنیا جہان کا ہر عیب ہمارے اندر موجود ہے، پھر ہم اپنے غیر سے کمال طلب کرنے کا کس طرح حق رکھتے ہیں، ہم خود نقائص وعیوب میں ڈوبے ہوئے ہیں جب کہ عورتوں کی کمزوری اور محتاجی کے موقع ڈھونڈتے پھرتے ہیں، سنو! اگر ہم طاقتور ہیں تو اللہ تعالیٰ ہم سے بڑھ کر طاقتور ہے......

اور حدیث شریف میں ہے:

«لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً، إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ» [1]

''کوئی مؤمن مؤمنہ (بیوی) سے بغض نہ رکھے، اگر وہ اس کی ایک عادت کو ناپسند کرے گا تو کسی دوسرے عادت کو پسند بھی تو کرے گا۔''

اور ایک شخص نے سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ''میری ایک بیٹی ہے اور اس کے لیے رشتے آرہے ہیں، میں کیسے شخص کے نکاح میں دوں؟'' تو سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: '' ایسے شخص کے نکاح میں دو جو اللہ سے ڈرتا ہو، اگر وہ بیوی سے محبت کرے تو اسے عزت دے، اور اگر اسے ناپسند کرے تو اس پر ظلم نہ کرے۔ [العقد الفرید]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب النکاح، رقم الحدیث: ٣٦٤٥

بیوی کے حقوق

بیوی کے لیے شوہر کے ذمے بہت سارے حقوق ہیں:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ لَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَ لِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ﴾ [البقرة: ۲۲۸]

''اور عورتوں کے لیے بھی اسی طرح حقوق ہیں جس طرح شوہروں کے حقوق ان کے ذمے ہیں، بھلے اور معروف طریقے سے، ہاں! مردوں کے لیے عورتوں پر ایک درجہ فضیلت ہے۔''

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«إِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ ، عَلٰى يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ (وَ كِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ) اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَ أَهْلِيْهِمْ وَ مَا وَلُوْا» [1]

''عدل و انصاف کرنے والے رحمان کے دائیں جانب (اور رحمٰن کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں) نور کے منبروں پر ہوں گے، یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے فیصلے میں، بیوی بچوں میں اور جن کے یہ والی (نگران) ہیں ان میں عدل و انصاف کرتے ہیں۔''

(مطلب یہ ہے کہ صرف اپنے حق کی بات ہی نہیں کرتے دوسروں کے حقوق کی بھی پوری پاسداری کرتے ہیں)

اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اپنی بیوی کے لیے خوبصورتی اور زیبائش اختیار کروں جس طرح میں یہ پسند کرتا ہوں

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الأمارة، رقم الحديث: ٤٧٢١

کہ وہ میرے لیے خوبصورتی اور زیب وزینت اختیار کرے۔

(اس لیے شوہر کو ہر وقت صرف اپنے حقوق کا واویلا نہیں کرنا چاہیے بلکہ بیوی کے حقوق کے لیے بھی سوچنا چاہیے ،اور حقیقت ہے اگر ہر کوئی اپنے حق کی بجائے اپنے فرض کی طرف بھرپور توجہ دینے لگ جائے تو معاشرتی بدامنی کا خاتمہ ہوسکتا ہے)

بیوی کے حقوق مندرجہ ذیل ہیں:

- اچھے انداز میں زندگی گذارنا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ﴾ [النساء:۱۹]

''اوران کے ساتھ اچھے سلوک سے زندگی گذارو۔''

- عورت کو تعلیم دینا، بیوی کو دینی تعلیم دینا، خصوصا دینی فرائض کی تعلیم دینا شوہر کے ذمے ہے۔
- بیوی کو نیکی کی تلقین کرنا اور برائی سے روکنا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ﴾ [طٰہٰ:۱۳۲]

''اوراپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو، اور خود بھی نماز کی پابندی کرو۔''

اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ﴾ [التحریم:٦]

''ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے بیوی بچوں کو آگ سے بچالو، جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں۔''

- غیرت میں اعتدال۔

③ حق مہر ادا کرنا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ آتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا ۝ ﴾ [النساء: ٤]

''اور عورتوں کو ان کے حق مہر خوش خوش دو، ہاں اگر وہ اس میں سے کچھ خوشدلی سے چھوڑ دیں تو اسے کھاؤ پچتا پچتا۔''

④ خرچ، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ عَلَی الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۝ ﴾ [البقرۃ: ٢٣٣]

''اور باپ کے ذمے ان (بیویوں) کا خرچ اور کپڑا ہے معروف طریقے سے، کسی کو اس کی طاقت کے مطابق ہی تکلیف دی جائے۔''

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

« كَفٰی بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ یَّحْبِسَ عَمَّنْ یَّمْلِكُ قُوْتَهٗ » [1]

''آدمی کے لیے یہی گناہ کافی ہے کہ وہ انہیں ضائع کردے جن کا وہ عیالدار ہے۔''

⑤ اگر ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو ان میں انصاف کرنا، آپ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَاَتَانِ فَلَمْ یَعْدِلْ بَیْنَهُمَا جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَحَدُ شِقَّیْهِ سَاقِطًا اَوْ مَائِلًا » [2]

''جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے درمیان انصاف نہ کرے تو وہ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب النکاح، رقم الحدیث: ٢٣١٢

[2] مشکوۃ المصابیح، کتاب النکاح، رقم الحدیث: ٣٢٣٦

قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو گرا ہوا یا ٹیڑھا ہوگا۔"

- عورت سے تکلیف دور کرنا، اور اس کے شعور کو ملحوظ رکھنا، امام الأنبیاء ﷺ بذاتِ خود اپنے گھر کے کام گھر والوں کے ساتھ مل کر یا اکیلے کیا کرتے تھے، جوتا مرمت کر لیتے، کپڑا جوڑ لیتے، اور گھر میں جھاڑو بھی دے لیتے تھے ...... [الحدیث بخاری و مسلم]
- شوہر کے لیے ضروری ہے کہ بیوی کا راز فاش نہ کرے، اور نہ ہی اس کا کوئی عیب کسی کے سامنے ذکر کرے، امام الانبیاء ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَ تُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا» [1]

"یقیناً اللہ کے ہاں قیامت کے دن مرتبے میں سب سے بُرا وہ شخص ہے کہ اس نے بیوی کے ساتھ اور بیوی نے اس کے ساتھ ملاپ کیا پھر اس نے بیوی کا راز پھیلا دیا۔"

- اس کو اپنے ماں باپ، عزیز و اقارب اور پڑوسیوں سے ملنے کی گنجائش اور اجازت دینا۔
- اپنی بیوی کی نگرانی کرنا اور اسے فاسقہ اور مشتبہ عورتوں کے ساتھ خلط ملط ہونے سے روکنا اور غیر اخلاقی اخبارات و جرائد اور ہر طرح کی فلموں، ڈراموں سے باز رکھنا۔
- شوہر کے لیے جائز نہیں کہ رات زیادہ دیر تک گھر سے باہر رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

[1] صحيح مسلم، كتاب النكاح، رقم الحديث: ٣٥٤٢

«إِنَّ لِنَفْسِكَ وَأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا»

''یقیناً تیرے نفس اور گھر والوں کے لیے تجھ پر حق ہے۔''

﴿۶﴾ اور شوہر کے لیے جائز نہیں کہ بیوی کے اس مال میں طمع کرے جو وراثت یا کسی اور ذریعے سے اس کی ملکیت میں آیا ہے، ایسا نہ ہو کہ وہ اس مال کے لالچ میں اسے ستانا شروع کردے تاکہ وہ مجبور ہو کر وہ مال اس کے حوالے کردے۔ (آج تو لوگ بیوی کے مال کو غنیمت سمجھ کر ہڑپ کر جاتے ہیں)

بیوی کے ساتھ حسن سلوک

بیوی کے ساتھ حسن سلوک میں سے ہے کہ اس سے محبت کرے اور اسے ان پیارے ناموں سے پکارے جو اسے انتہائی محبوب ہوں اور اس کی ایسی تکریم کرے جو اسے خوش کردے، اور اس کا ایک انداز یہ بھی ہے کہ اس کے ماں باپ اور بھائی بہنوں کے سامنے اسے عزت دے اور بیوی کے سامنے ان کی اچھی تعریف کرے اور ان کے ساتھ میل جول اور مناسب دعوتوں کا اہتمام کرے اور اسی طرح یہ بھی حسن سلوک میں سے ہے کہ اس کی بات سنے اور اگر وہ درست رائے کے ساتھ مشورہ دے تو اس کی رائے کا احترام کرے۔ مختصر یہ کہ جو معاملہ بھی شریعت اور عرف میں اچھا سمجھا جاتا ہے اسے حسن سلوک کہا جاتا ہے اور ﴿وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ کا یہی مطلب ہے۔

---

❶ صحيح بخاري، كتاب الصوم، رقم الحديث: ١٩٧٧

اور حسن اخلاق اور اس کی لغزشوں اور کوتاہیوں کو برداشت کرنا اور اسکے غیظ وغضب اور طیش کے وقت بردباری بھی حسن سلوک میں سے ہے۔

اور اسی طرح خوش طبعی، ملاعبت کے ساتھ بھی اس کا دل بہلانا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی ازدواج مطہرات سے خوش طبعی اور ملاعبت (دل لگی) فرماتے تھے، اور ان کے ساتھ خلط ملط ہو کے ان کی عقل وشعور کے درجات میں اتر آتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: ''آدمی کو اپنے گھر میں بچے کی طرح رہنا چاہیے پس جب وہ اس سے طلب کریں جو اس کے پاس ہے تو وہ اسے پورا آدمی پائیں۔'' مطلب یہ ہے کہ ایسے انداز میں انس اور محبت کہ مردانہ ہیبت اور جلال ساقط نہ ہو۔

اور آدمی کو چاہیے کہ اپنے نفس میں بعض اوقات خوش طبعی اور مزاح والی صفات پیدا کرے، خصوصا اپنی بیوی کے لیے، تا کہ اس کے دل کو خوش کرے اور زندگی کی تلخی اور کام کاج کی مشقت کو ہلکا کرنے کا باعث ہو اور یہ ساری باتیں محبت کی تقویت کا باعث ہیں۔

امام زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے کہا: ''جب تو مجھے غصے میں دیکھے، تو مجھے خوش کرنا اور جب میں تجھے غضبناک دیکھوں گا میں تجھے راضی کروں گا، ورنہ ہم اکٹھے نہیں رہ سکیں گے اور امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں بھائیوں کا معاملہ بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔

ازدواجی مشکلات کے اسباب

① ...... گناہ اور نافرمانی۔

② ...... فرائض میں بے پرواہی اور غفلت۔

③ ...... ذمہ داری کا عدم احساس۔

④ ...... اقرباء کی دخل اندازی۔

⑤ ...... بے دینی پر مبنی غیرت، بے جا غصہ۔

⑥ ...... شیطانی وسوسے۔

⑦ ...... بے مقصد مداخلت۔

⑧ ...... میاں بیوی میں سے کسی ایک کا تسلط۔

⑨ ...... بدگمانی۔

⑩ ...... نفسیاتی عدم موافقت، اور ایک دوسرے کی طبیعت کو نہ پہچاننا۔

⑪ ...... برے عقائد۔

⑫ ...... طرزِ زندگی میں تفاوت (فرق)۔

⑬ ...... گری پڑی فلمیں اور اخلاق باختہ ہفت روزے۔

⑭ ...... معاملات میں عدم صراحت اور جھوٹ بولنا۔

⑮ ...... پڑوسیوں سے متاثر ہونا۔

⑯ ...... مادی امور میں قناعت نہ ہونا۔

⑰ ...... اجتماعی طبقہ میں اختلاف۔

⑱ ...... تعلیم میں فرق۔

⑲ ...... عمر میں بہت زیادہ فرق۔

⑳ ...... اختلاطی بیٹھک۔ (یعنی شوہر کا عورتوں سے اور بیوی کا مردوں سے اختلاط)

㉑ ...... بعض بچوں کو بعض پر برتری دینا۔

㉒ ...... بیویوں کے درمیان بے انصافی۔

㉓ ...... عورت کا گھر سے بکثرت باہر نکلنا۔

㉔ ...... گھر سے باہر بکثرت رات گذارنا۔

㉕ ...... بُرے اغراض سے سفر کرنا۔

گناہوں کی آفتیں

میاں بیوی کے درمیان ازدواجی مشکلات و پریشانیوں کا سب سے اہم سبب نافرمانیاں اور گناہ ہیں کیونکہ گناہ اور نافرمانی بندے کی اللہ کے ہاں اور لوگوں کے نزدیک رسوائی کا سبب ہیں۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''گناہوں کی مختلف سزاؤں میں سے یہ بھی ہے کہ گناہ نعمتوں کو زائل کرتے ہیں اور تکلیفیں لاتے ہیں، بندے سے گناہ کی وجہ سے نعمت زائل ہوتی ہے، اور گناہ کی وجہ سے ہی آفت آتی ہے۔''

اور گناہوں کی مختلف عقوبات اور سزاؤں میں سے یہ بھی ہے کہ: ''انسان کا جاہ وجلال اور قدرومنزلت اللہ کے ہاں اور لوگوں کے نزدیک زائل ہو جاتی ہے، اللہ کے ہاں سب سے بڑھ کر عزت والا وہ ہے جو اللہ سے بہت ڈرنے والا ہے اور اللہ کے ہاں بہت قرب پانے والا وہی ہے جو بہت زیادہ

فرمانبرداری کرنے والا ہے اور بندے کی اطاعت کے مطابق ہی اس کی قدر و منزلت ہوتی ہے پس جب وہ اللہ کی نافرمانی اور حکم عدولی کرتا ہے تو وہ اللہ کی نظروں میں گر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے بندوں کے دلوں میں گرا دیتے ہیں۔ تو وہ لوگوں کے درمیان بدترین بے قدری والی زندگی گذارتا ہے اس کا نہ معاشرے میں احترام ہوتا ہے اور نہ ہی فرحت وخوشی حاصل ہوتی ہے۔''

اور اکثر بعض عورتیں اپنے شوہروں کے بدل جانے کا شکوہ کرتی ہیں اور گذرے ہوئے میٹھے دنوں اور پیار محبت سے بھرپور کلمات پر روتی ہیں اور اب ان کے شوہر بیوی بچوں کا حال بھی نہیں پوچھتے اور پرواہ بھی نہیں کرتے۔

اس سلسلے میں شیخ احمد القطان فرماتے ہیں:

''شوہر کے دل کو بدلنے میں بیوی خود سبب ہے اس لیے بیوی خود اپنے آپ سے پوچھے..... کیا اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان یاد نہیں؟:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ ﴿١١﴾﴾ [الرعد: ۱۱]

''اللہ تعالیٰ کسی قوم کی نعمت کو قسمت میں نہیں بدلتا یہاں تک کہ وہ قوم خود اطاعت کو نافرمانی میں بدلتی ہے۔''

اس لیے اس بات کا سبب شوہر یا بیوی کا کسی نافرمانی اور گناہ پر اصرار ہے۔''

کچھ اسباب...... (عورتوں کی طرف سے)

- ان میں سے خطرناک اسباب نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج جیسے فرائض چھوڑنا ہے۔
- سر کی کنگھی پٹی محفوظ رکھنے کی خاطر غسل مؤخر کر دینا۔
- بچیوں کو بالغ ہو جانے کے باوجود حجاب و پردہ کا پابند نہ بنانا۔

- قطع رحمی کرنا۔
- اولاد کی غلطیاں ان کے باپ سے چھپانا۔
- غیبت اور چغلی۔
- سود کھانا۔
- فلمیں دیکھنا اور گانے سننا۔
- بلاضرورت خادمہ اور ڈرائیور گھر میں لانا۔
- دین اور دینی لوگوں کا مذاق اڑانا۔
- شراب یا تمباکو نوشی اختیار کرنا۔
- ماں باپ کی نافرمانی وغیرہ وغیرہ۔

اس لیے انتہائی ضروری ہے کہ بار بار نفس کا محاسبہ کیا جائے اور بکثرت توبہ کی جائے اور واجبات بجالائے جائیں اور (منع کردہ کاموں) کو چھوڑا جائے۔ ان شاء اللہ گھر سعادت اور انس کا گہوارہ بن جائے گا۔

ایک انتہائی اہم فتویٰ

ایک عورت نے فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ سے اپنے شوہر کی بد سلوکی اور سوءِ اعمال (بدعملی) کا شکوہ کیا تو فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن باز نے جواب ارشاد فرمایا۔

اگر آپ کا شوہر واقعی آپ کی تحریر کے مطابق نماز کا تارک اور دین پر طعن کرنے والا ہے تو وہ ترک نماز اور دین کو گالی دینے کی وجہ سے کافر ہے آپ کا اس کے نکاح میں رہنا جائز نہیں اور نہ اس کے گھر میں زندگی گذارنا صحیح ہے،

بلکہ آپ پر واجب ہے کہ اپنے میکے چلی جاؤ یا کسی محفوظ مقام میں منتقل ہو جاؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ﴾ [الممتحنة: ۱۰]

''نہ وہ (مومنہ عورتیں) ان (کافر مردوں) کے لیے حلال ہیں اور نہ ہی وہ (کافر مرد) ان (مومنہ عورتوں) کے لیے حلال ہیں۔''

اور نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

« اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ » ❶

''ہمارے اور ان کے درمیان عہد ہی نماز ہے، پس جس نے نماز کو چھوڑا اس نے کفر کیا۔''

اور یوں بھی دین کو گالی دینا کفر اکبر ہے اور اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے لہٰذا آپ پر واجب ہے کہ ایسے شوہر سے اللہ کے لیے بغض رکھیں اور اس سے جدا ہو جائیں اور اس کے نکاح میں نہ رہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ ......وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ...... ﴾ [الطلاق: ۲، ۳]

''اور جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنائے گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں۔''

اگر آپ نے اپنے شوہر کے متعلق سچ لکھا ہے تو ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کا معاملہ آسان کرے اور آپ کو اس کے شر سے بچائے اور اسے حق کی

❶ سنن النسائي، كتاب الصلوة، رقم الحديث: ٤٦٥

ہدایت دے اور توبہ کی توفیق بخشے، یقیناً اللہ ہی پاک، غنی اور بڑے کرم والا ہے۔

انتہائی باوقار اور نرم خوشوہر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ''میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا اور حبشی مسجد میں نیزہ بازی کی مشق کر رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر کے ساتھ پردہ کیے ہوئے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے اور کان کے درمیان والی جگہ سے حبشیوں کی جنگی مشق دیکھ رہی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری خاطر کھڑے رہتے تھے یہاں تک کہ میں ہی اپنی مرضی سے پیچھے پلٹتی تھی۔ ❶

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنِّيْ لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى»

''میں پہچان لیتا ہوں جب تو مجھ پر راضی ہوتی ہے اور جب ناراض ہوتی ہے۔''

تو میں نے کہا: ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح پہچان لیتے ہیں؟'' تو آپ نے فرمایا:

«إِذَا كُنْتِ رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيْمَ» ❷

''جب تو راضی ہوتی ہے تو تُو کہتی ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کی قسم! اور جب تو

---

❶ صحيح البخاري، كتاب العيدين، رقم الحديث: ٩٨٨، صحيح مسلم، كتاب العيدين، رقم الحديث: ٢٠٦٤

❷ صحيح البخاري، كتاب النكاح، رقم الحديث: ٥٢٢٨، صحيح مسلم، كتاب الفضائل، رقم الحديث: ٦٢٨٥

راضی ہوتی ہے تو تُو کہتی ہے ابراہیم کے رب کی قسم۔"

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "ہاں اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں۔"

(ذرا غور فرمائیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا عظیم مقام ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیوی کی وقتی ناراضگی کا برا نہیں مناتے تھے اور دوسری طرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نمونہ دیکھیے کہ وہ بھی بشری تقاضے کے مطابق جب کبھی اظہار ناراضگی کرتی ہیں تو صرف "وَ رَبِّ مُحَمَّدٍ" کی بجائے "وَ رَبِّ اِبْرَاهِیْمَ" کہہ دیتی ہیں اور بس)

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: "کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی (اور میں چھوٹی تھی ابھی جسم پر گوشت زیادہ نہیں چڑھا تھا) تو آپؐ نے مجھے فرمایا: "آؤ ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی دوڑ لگائیں، تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوڑ لگائی اور میں آپؐ سے آگے نکل گئی، پھر ایک دفعہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھی تو آپؐ نے پھر میرے ساتھ دوڑ لگائی اور میں بھاری جسم والی ہو چکی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے آگے نکل گئے پھر ہنستے ہوئے فرمایا:

اَلطَّقِيْ بِتِلْكَ ○ (1)

"یہ آگے نکل جانا اس پیچھے رہنے کے بدلے میں ہو گیا۔"

---

(1) سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد، باب فی السبق علی الرجل

بہر حال آپ ﷺ نے امت کو نمونہ دکھایا کہ میاں بیوی ایک دوسرے کے ساتھ باپردہ ماحول میں اچھا فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور تفریح کر سکتے ہیں اور کوئی جائز کھیل (دوڑ، نشانہ بازی وغیرہ) میں آپس میں مقابلہ کر سکتے ہیں تاکہ زندگی میں اکتاہٹ اور کڑواہٹ پیدا نہ ہو۔

اور اسی طرح آپ ﷺ اپنی کسی بھی بیوی کے ساتھ مل کے ایک ہی برتن سے پانی لیتے ہوئے اکٹھے غسل کر لیتے تھے۔ ❶

شوہر کا بیوی کے لیے آراستہ ہونا

یہ بھی انتہائی مستحب عمل ہے کہ شوہر اپنی بیوی کے لیے خوبصورتی اختیار کرے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''میں اپنی بیوی کے لیے خوبصورتی اختیار کرتا ہوں جس طرح وہ میرے لیے خوبصورتی اختیار کرتی ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ میں تو اپنا حق اس سے پورا لوں اور اسے اس کا پورا حق نہ ملے۔'' کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ﴾ [البقرة:۲۲۸]

''اور ان کے ساتھ معروف اور بھلے طریقے سے (یعنی حسن سلوک کے ساتھ) زندگی بسر کرو۔''

❶ صحيح بخاري، كتاب الفضائل برقم الحديث: ٢٦١

شوہر کا طلاق کی دھمکی دینا

- بعض شوہر بات بات پر طلاق کی دھمکی دیتے رہتے ہیں !!
- معمولی سی غلط فہمی ہوئی تو طلاق کی دھمکی !
- بچے رونے لگ گئے تو طلاق کی دھمکی !
- کسی بچے نے کوئی برتن توڑ ڈالا تو طلاق کی دھمکی !
- بیوی بے چاری نے کپڑے استری کرنے میں تاخیر کردی تو طلاق کی دھمکی

میرے بھائی!

اپنی بیوی کو ہر وقت غم وحزن (دکھ درد) کا نوالہ نہ دو اور اپنی زندگی کو دھمکی اور وعید سے پُر نہ کرو بلکہ زندگی کو محبت و مودت اور احترام و تکریم کے سائے میں خوشگوار بناؤ۔

اور پھر بعض لوگ تو بکثرت طلاق کی قسم اٹھاتے ہیں: ''اللہ کی قسم اگر تو نے یہ کیا تو تجھے طلاق، اگر تو نے وہ کیا تو تجھے طلاق۔'' اس سے بچنا بہت ضروری ہے، کیونکہ بعض علماء تو اسے طلاق کی قسم کی بجائے طلاق ہی شمار کرتے ہیں۔''

بیوی بچوں کو چھوڑ کر سفر کرنا

بعض شوہر بیوی بچوں کو چھوڑ کر بکثرت سفر کرتے ہیں، اور حقیقت ہے جب شوہر سفر پہ جاتا ہے تو بیوی اپنے معاملے میں حیران و پریشان ہو جاتی ہے، کہ وہ کیا کرے؟ کیسے زندگی گذارے وہ اپنے گھر میں تنگی اور اپنے بچوں سے شرمندگی محسوس کرتی ہے سخت تکلیف اور حزن والم اٹھاتی ہے۔

وہ بچوں کو کیا جواب دے جب بچے پوچھتے ہیں ہمارے ابو کہاں ہیں؟ کیا وہ جھوٹ بولے؟ یا اپنے آپ کو دھوکہ دے؟ اس کی زندگی بگڑ جاتی ہے۔ (لیکن آج لوگ بیوی بچوں کو چھوڑ کر کئی کئی ماہ اور سال دوسرے ممالک میں گذارتے ہیں جس کے مذکورہ نقصانات کے علاوہ اور بھی بہت سارے نقصانات ہیں)

اس لیے میرے بھائی!

اپنی بیویوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو، ان کی محافظت کرو اور انکے وہ حقوق ادا کرو جو اللہ نے تمہارے اوپر مقرر کیے ہیں۔

(اور حقیقت ہے کہ وہ بیویاں جن کے شوہر سفر میں رہتے ہیں اپنی اس محرومی کی بناء پر اپنے گھر کا معاملہ بگاڑنے کے ساتھ ساتھ حسد کی بناء پر اور بہت سے گھروں کو اجاڑنے کی کوشش کرتی ہیں)

شوہروں کے لیے انتہائی اہم نصیحتیں

پیارے بھائی! ہم اپنی کتاب کے آخر میں بعض ایسی نصیحتیں درج کرتے ہیں اگر آپ ان پر عمل کرلیں تو ان شاء اللہ وہ ازدواجی زندگی کو انتہائی خوشگوار بنانے کی ضامن ہیں۔

① بخل سے پرہیز کریں۔

② لوگوں کے سامنے اپنی بیوی کی اہانت (رسوائی) سے بچیں۔

③ بیوی کے قرابت داروں کے ساتھ بدکلامی سے بچیں۔

④ بیوی کے لیے خوبصورتی اختیار کریں۔

⑤ بیوی اور بچوں کے ساتھ نرمی برتیں۔
⑥ بچوں کی اسلامی تربیت کے حریص بن جائیں۔
⑦ بچیوں کے لیے چھوٹے بے پردگی والے کپڑے نہ خریدیں۔
⑧ کسی بڑے سبب کے بغیر بیوی کو نہ ماریں۔
⑨ احسان کا بدلہ احسان ہی ہے۔
⑩ اپنے لیے اور بیوی بچوں کے لیے گھر میں نفلی عبادت اور ذکر اذکار کے لیے صاف ستھری جگہ بنائیں
⑪ ایسے کپڑے ہرگز نہ خریدیں جن میں ذی روح چیزوں کی تصویریں بنی ہوں۔ (جس طرح آج کل ملبوسات پر کارٹونوں کا رواج ہے)
⑫ بکثرت بازار نہ جائیں۔
⑬ بیوی کے سامنے بکثرت مسکرائیں۔
⑭ ایک دوسرے کو ہدیہ دو اس سے محبت پیدا ہوگی۔
⑮ اپنی ازدواجی مشکلات پر کسی کو مطلع نہ کریں۔
⑯ یہ ذہن میں رکھیں کہ آپ اپنی بیوی کو جو کھلائیں گے وہ آپ کے نامۂ اعمال میں صدقہ (باعث اجر) لکھا جائے گا۔
⑰ دین خیر خواہی ہے۔ (یعنی میاں بیوی ایک دوسرے کے خیر خواہ ہیں)
⑱ مؤمنوں میں سے ایمان میں زیادہ کامل وہ ہیں جو اخلاق میں اچھے ہیں اور بہتر وہ ہیں جو گھر والوں کے لیے بہتر ہیں۔

میرے فاضل بھائی!

بیوی کو راضی رکھنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آپ اپنے مقام سے گر جائیں

اور وہ قوامیت جو اللہ نے آپ کو دی ہے وہ فوت کر بیٹھیں اور اپنی حاکمانہ شان کو محکومیت میں بدل ڈالیں کیونکہ بڑے دکھ کی بات ہے کہ بہت سارے لوگ اس گھریلو حاکمیت میں افراط وتفریط (مبالغہ اور کوتاہی) کا شکار ہیں۔

<u>ایک طرف</u> : وہ لوگ ہیں جو صرف اور صرف اپنی رائے کو ہی ترجیح دیتے ہیں وہ کسی بھی چھوٹے یا بڑے معاملے میں بیوی سے مشورہ لیتے ہی نہیں جیسے بیوی کا کسی معاملے سے بالکل تعلق ہی نہیں۔

تو مطلب یہ ہے کہ :" خَيْرُ الْأُمُورِ أَوْسَطُهَا " بہترین کام وہ ہیں جو افراط وتفریط کی بجائے اعتدال کے ساتھ کیے جائیں اس لیے کہ ہم امت وسط ہیں۔

"......و صلى الله وسلم و بارك على نبينا محمد و على آله و صحبه و سلم والحمد لله رب العالمين......"

❀❀❀❀❀❀❀

اسلامی گھرانے کا خاکہ

حقیقت ہے آج مختلف گھرانوں میں بگاڑ اور بدامنی کے اسباب میں سے ایک بہت بڑا سبب یہ ہے کہ ہر شخص اپنے حق کی بات کرتا ہے اپنے فرض کی بات نہیں کرتا، شوہر اپنے حقوق کا واویلا کرتا ہے بیوی اپنے حقوق کو چیختی ہے، ماں باپ اپنے حق کا نعرہ مارتے ہیں اور اولاد اپنے حقوق کا تقاضا کرتی ہے اور اپنے فرائض کا کسی کو احساس نہیں۔

حالانکہ دین اسلام میں عدل وانصاف کو ہر معاملے میں ملحوظ رکھا گیا ہے اگر شوہر کے حقوق ہیں تو بیوی کے بھی حقوق ہیں آپ تمام شعبہ ہائے زندگی پر نظر ڈالیں، اولی الامر کے حقوق ہیں تو رعایا کے بھی حقوق ہیں، مالک کے حقوق ہیں تو غلام لونڈی کے بھی حقوق ہیں، استاذ کے حقوق ہیں تو شاگردوں کے بھی حقوق ہیں اسی طرح مالک مزدور امیر غریب سب کو فرائض کے ساتھ ساتھ حقوق بھی دیئے گئے ہیں اس لیے اگر ہر شخص اپنے حق کی بات کرنے کی بجائے دوسرے کے حقوق جو اس کے ذمے فرض ہیں ان کے متعلق سوچنا شروع کردے یعنی کسی حد تک اپنے حقوق کے معاملے میں نرم اور فرائض کے معاملے میں فکر مند ہو جائے تو صرف گھرانہ ہی نہیں بلکہ معاشرہ امن کا گہوارہ بن سکتا ہے۔

لہٰذا صحیح اسلامی گھرانہ وہی کہلائے گا جس میں شوہر کو بیوی کے حقوق کا فکر ہو بیوی کو شوہر کے حقوق کا احساس ہو، ماں باپ اولاد کے حقوق کے لیے پوری کوشش کرتے ہوں اور اولاد والدین کے حقوق کی پاسدار ہو اور سارا گھرانہ مل جل کے اللہ کے دین کے مطابق آخرت کا فکر دل میں بٹھائے زندگی بسر کر رہا ہو۔

آخری بات

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بہت سے مقامات پہ یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ دنیا آخرت کے مقابلے میں بالکل ہیچ اور بے وقعت ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۳۸﴾﴾ [التوبۃ:۳۸]

''پس دنیا کی زندگی کا سامان آخرت کے مقابلے میں انتہائی تھوڑا ہے۔''

ایک اور مقام پہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۷﴾﴾ [الاعلیٰ:۱۷]

''اور آخرت بہت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔''

اسی طرح امام الانبیاء ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ» ❶

''اللہ کی قسم! دنیا آخرت میں مقابلے بالکل اس طرح ہے جس طرح تم میں سے کوئی ایک اپنی انگلی سمندر میں داخل کرکے نکالے پھر دیکھے انگلی کو کتنا پانی لگا ہے۔''

(یعنی انگلی کو لگنے والا پانی سمندر کے مقابلے میں ہیچ اور معمولی ہے۔ اسی طرح آخرت کے مقابلے میں دنیا ہیچ اور معمولی ہے)

اس لیے ہمیں دنیا کی بے وقعت چیزوں کے پیچھے پڑ کے اور دنیا کے مال ومتاع کا حریص بن کر آخرت جیسی قیمتی چیز کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ آج معاشرے اور گھرانے میں بہت سارے فسادات کی جڑ دنیا کے مال ومتاع کا حرص وطمع ہے اس حرص نے خون سفید کر دیا اور میاں بیوی کو ایک دوسرے سے دور کر دیا۔ ماں باپ کو اولاد پر ظلم کرنے والا بنا دیا اور اولاد کو ماں باپ کے ساتھ دست وگریبان کر دیا۔ یا للأسف!

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر معاملے میں آخرت کو ملحوظ خاطر رکھنے کی توفیق دے۔

آمین

---

❶ مشكوة، رقم: ٥١٥٦ بحواله صحيح مسلم

دیکھنا کہیں گھر ٹوٹ نہ جائے

ہر اُس شخص کے لیے پیغام ہے جو

سعادت والی خوشگوار اور پُر سکون زندگی گزارنا چاہتا ہے..... جو اپنی ازدواجی زندگی کو استقامت اور جنت کا راستہ بنانا چاہتا ہے..... جو اپنے گھر کو عملاً سکون کا گہوارہ بنانا چاہتا ہے.... جو اپنے گھر کو دعوت الی اللہ کا منبع اور سرچشمہ بنانا چاہتا ہے۔

یہ کتاب اس بات کی دعوت دیتی ہے کہ ہم اپنی بیویوں کے ساتھ اخلاق اچھا رکھیں اور انہیں وہ سارے حقوق امانت واخلاص کے ساتھ دیں جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر واجب کیے ہیں جس طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا۔ (النساء:۱۹)

اور اُن کے ساتھ اچھے طریقے سے زندگی بسر کرو پس اگر تم انہیں ناپسند کرو تو ممکن ہے کہ ایک چیز کو تم ناپسند کرو اور اللہ اس میں خیر کثیر پیدا کر دے۔

المکتبة الکریمیہ
قرآن وسنت کی اشاعت کا عظیم ادارہ
e-mail: alkarimiaa@hotmail.com